

3313- عیسائی لڑکی کو قبول اسلام کا فیصلہ کرنے میں مشکلات کا سامنا

سوال

میں ایک عیسائی لڑکی ہوں کچھ مہینوں سے اسلام کا مطالعہ کیا ہے اب تک قرآن کریم کا ترجمہ اور اسلام کے بارہ میں بعض دوسری کتابیں مکمل طور پر پڑھ چکی ہوں، اور اس کے ساتھ ساتھ کچھ مقالہ جات اور دوسرے مضامین بھی انٹرنیٹ اور دوسرے مقامات سے مطالعہ کر چکی ہوں۔

میں یہ تو دعویٰ نہیں کرتی کہ مجھے ہر چیز کا علم ہے یا پھر میں سب کچھ سمجھتی ہوں بہت ساری اشیاء ایسی ہیں جو مجھے حیرت زدہ کر دیتی ہیں اور میں اسلام کی بعض ان اشیاء کے قبول کرنے میں مشکل محسوس کرتی ہوں جن کا میں نے مطالعہ کیا ہے۔

لیکن میرا اعتقاد اور ایمان ہے کہ اللہ تعالیٰ ایک ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے نبی ہیں اور قرآن مجید اللہ تعالیٰ کی وحی کردہ کلام ہے، تو میرا سوال یہ ہے کہ :

مجھے اس کے مقابل کیا کرنا چاہیے؟

جیسا کہ میں نے کہا ہے کہ ابھی بہت سی چیزیں ایسی ہیں جن سے میں جاہل ہوں یا پھر ان کی مجھے سمجھ نہیں اور یہ فیصلہ بھی بہت ہی اہم ہے میں صراحت سے اسے انجام دینے کی کوشش کر رہی ہوں میں محسوس کرتی ہوں کہ میرے سامنے بہت بڑی اور سخت مسوئیت ہے۔

مجھے اکثر پریشانی یہ رہتی ہے کہ میں قبول اسلام کے بعد اپنی زندگی میں کہاں تک اسلامی تعلیمات لاگو کر سکوں گی، بالفعل میں نے ابھی سے اپنے اندر تبدیلی کر لی ہے مثلاً شراب نوشی ترک کر دی ہے اور خنزیر کا گوشت کھانے سے بھی بچتی ہوں۔

اور میری کوشش ہوتی ہے کہ گھر سے باہر نکلتے وقت پورے بازوؤں والی قمیص اور لمبی سلوار یا پھر لمبا لباس زیب تن کروں، لیکن مجھے یہ بھی علم ہے کہ کچھ چیزیں ایسی ہیں جو اسلام قبول کرنے کے فوری طور پر میں سرانجام نہیں دے سکتی اس کے کئی ایک اسباب ہیں (کم از کم جو میرے سامنے ہیں) مثلاً پردہ کرنا وغیرہ۔

میں اس وقت اپنے ملک سے باہر پڑھائی کر رہی ہوں (میں خود تو یورپین ہوں اور امریکہ میں پڑھتی ہوں) اور کرسمس کے موقع پر اپنے خاندان کے پاس واپس جاؤں گی، میرے خیال میں میں انہیں فوری طور پر اپنے اسلام لانے کے متعلق بتانے کی طاقت نہیں رکھتی۔

تو اس وجہ سے مجھے علم نہیں کہ میں ان کے ساتھ کرسمس میں ہوتے ہوئے اسلامی احکامات پر عمل کر سکوں کہ نہ مثلاً پیچگانہ نماز کی وقت پر ادائیگی، یا پھر روزے رکھنا، اور خنزیر کے گوشت سے بچنا وغیرہ۔

تو کیا مجھے یہ علم ہونے کے باوجود کہ میں اسلام لانے کے بعد ساری اسلامی تعلیمات پر عمل نہیں کر سکوں گی میرا اسلام قبول کرنا غلطی ہے یعنی کم از کم فوری طور پر میں انہیں عملی جامہ نہیں

پہنا سکتی، اور مجھے یہ بھی علم ہے کہ ابھی تک کچھ ایسی اشیاء ہیں جن کا مجھے علم نہیں اور یا پھر میں انہیں سمجھتی ہی نہیں، یا پھر مجھے ان کے قبول کرنے میں پریشانی اور مشکلات کا سامنا ہے انہیں علم اور سمجھ و فہم کے ناقص ہونے کی بنا پر ہنسی خوشی قبول نہیں کر سکتی۔

آپ سے گزارش ہے کہ اس سلسلہ میں میری راہنمائی فرمائیں۔

پسندیدہ جواب

اے عقل مند اور حق کی حرص رکھنے والی سالنہ آپ نے جو کچھ ثابت کیا ہے وہ بہت اچھا نتیجہ اور ایک عظیم عمل ہے، اب ایک اہم چیز باقی ہے جس کا مطلقاً اپنی زندگی میں اقدام کرنا بھی ضروری اور واجب ہے، اور وہ قدم ہے کلمہ شہادت کی ادنیٰ اور دخول اسلام۔

ہم حقیقتاً آپ کی قدر کرتے ہیں اور آپ کی اس کوشش کو قدر کی نظر سے دیکھتے ہیں کہ آپ نے قرآن مجید کا ترجمہ مکمل طور پر پڑھا اور اس کے ساتھ ساتھ کچھ اسلامی کتب اور مقالہ جات کا بھی مکمل مطالعہ کیا، اور پھر یہ بھی لائق تحسین ہے کہ آپ نے شراب نوشی اور خنزیر کا گوشت کھانا ترک کر دیا ہے اور ان سب سے اہم تویہ ہے کہ آپ کو اسلام اور اسلام کے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور دین اسلام کی کتاب قرآن مجید پر اطمینان کا حاصل ہونا ہے۔

آپ کے سوال کی روشنی میں ہم آپ کو درپیش مشکلات کو ملخص کرتے ہوئے دو حصوں میں تقسیم کرتے ہیں :

1- ان میں سے بعض تو معاشرتی اور اجتماعی مشکلات ہیں۔

2- اور کچھ ایسے معاملات کا باقی رہنا ہے جو کہ آپ کی سمجھ اور علم سے بالاتر رہے ہیں۔

دوسرے حصہ کو پہلا بیان کیا جاتا ہے کہ وہ امور جو آپ کی سمجھ اور علم سے بالاتر ہیں تو اس کے بارہ میں ہم یہ کہیں گے کہ دخول اسلام یا قبول اسلام کے لیے یہ شرط نہیں کہ اسلام لانے والا شخص اسلام کے سارے علوم اور تفصیلات کو جانے اور ان کا علم رکھے، اس لیے کہ اسلام تو ایک عظیم سمندر ہے جس کا احاطہ کرنا مشکل ہے۔

تو کوئی بھی شخص اسلام میں اسی طرح داخل ہونے کے بعد وہ ان اسلام تعلیمات کو سیکھ سکتا ہے اور اپنے نفس میں احکام شرعیہ کے بارہ میں مکمل اطمینان کرنے کے لیے اس کی تعلیم کا سلسلہ بعد میں جاری رکھ سکتا ہے، لیکن ابتدائی طور پر قبول اسلام کے لیے صرف ایمان، مجمل ہی کافی ہے۔

ایمان مجمل میں اس کے چھ ارکان شامل ہیں ان پر ایمان لانا چاہیے وہ کچھ اس طرح ہیں (اللہ تعالیٰ پر ایمان، اللہ تعالیٰ کے فرشتوں پر ایمان، اللہ تعالیٰ کے سب انبیاء و رسل پر ایمان، یوم آخرت پر ایمان، اور اچھی اور بری تقدیر پر ایمان) یہ ہیں وہ ارکان ایمان جن پر ایمان مجمل ضروری ہے۔

اور اسی طرح اجمالی طور پر ارکان اسلام کا علم اور انہیں تسلیم بھی کرنا ضروری ہے ارکان اسلام پانچ ہیں :

1- اس بات کی گواہی کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی بھی معبود برحق نہیں اور نہ ہی عبادت کے لائق ہے،

2- اس بات کی گواہی کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔

3- نماز قائم کرنا۔

4- رمضان المبارک کے روزے رکھنا۔

5- اگر طاقت اور استطاعت ہو تو بیت اللہ کا حج کرنا۔

آپ کو علم ہونا چاہیے کہ علم اور قناعت یہ دونوں ایسی چیزیں ہیں جو بندہ رتبہ حاصل ہوتی ہیں یکفخت نہیں ملتیں، اور ایمان اس وقت زیادہ ہوتا ہے جب عبادت بجالائی جائیں اور اللہ تعالیٰ کی اطاعت کے کام کیے جائیں، اور پھر یہ سب کچھ فہم و سمجھ میں اضافے کا باعث بنتا ہے اور اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے احکامات کو تسلیم کرنے کا سبب بھی بنتا ہے۔

اور مشکلات کا پہلا حصہ جو کہ اجتماعی اور معاشرتی مشکلات ہیں کے متعلق ہم آپ سے گزارش کریں گے کہ ہمیں اس کا پورا اور بخیر یقین ہے کہ جب آپ اسلام قبول کر لیں گی اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ اخلاص اپنائیں گی اور اعمال صالحہ کریں گی تو اللہ تعالیٰ آپ کو قوت و طاقت اور ثبات قدمی و جرات اور یقین سے نوازے گا جس سے آپ ان سب مشکلات کو حل کر سکیں گی اور ان پر غلبہ حاصل کر لیں گی۔

آپ سے قبل اسلام قبول کرنے والی عورتوں کے تجربات سے یہ مثال ملتی ہے کہ آپ کو جو کچھ مستقبل میں پیش آئے گا یعنی پردہ وغیرہ اور احکام شرعیہ پر عمل کرنا اس پر انہوں نے غلبہ حاصل کر لیا جو وہ اس کے وہ ایک کفر میں گھرے ہوئے معاشرے میں رہتی تھیں اور انہوں نے ایک اچھی صالحہ مثال چھوڑی۔

پھر ہم یہ کہتے ہیں کہ اگر کسی عورت نے ہمیں یہ کہا کہ کیا میں مکمل پردہ کرنے کے بغیر اسلام قبول کر لوں یا کہ میں اپنے کفر پر ہی باقی رہوں؟

تو ہم اس عورت کو بلاشبہ یہ جواب دیں گے کہ آپ اسلام قبول کر لیں اس لیے کہ کفر کا ارتکاب کرنا اور کفر پر ہی باقی رہنا ایسا خطرناک گناہ ہے جس کا مطلقاً اسلام قبول کرنے کے بعد معصیت کرنے کے ساتھ موازنہ اور مقارنہ ہو ہی نہیں سکتا۔

ہم بلاشبہ ان مشکلات اور مصائب کو بخوبی سمجھتے ہیں جن کا آپ نے ذکر کیا ہے اور ہمیں اس کا بھی یقینی علم ہے کہ انسان کا اپنے ارد گرد کے ماحول و معاشرے اور خاندان کی مخالفت کرنا بہت ہی مشکل کام ہے اور دل پر بہت گراں گزرتا ہے، لیکن اللہ تعالیٰ ہر مشکل کو آسان کرنے والا ہے۔

اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿اور اللہ تعالیٰ سچے لوگوں کے ساتھ ہے﴾۔

اور ایک اور مقام پر فرمایا: ﴿اور اللہ تعالیٰ مومنوں کا ولی اور دوست و کار ساز ہے﴾۔

اور ایک مقام پر کچھ اس طرح فرمایا: ﴿اور جو بھی اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرے گا اللہ تعالیٰ اس کے لیے کوئی نہ کوئی راستہ نکال دے گا﴾۔

اور ایک اور جگہ پر کچھ اس طرح فرمایا: ﴿عنقریب اللہ تعالیٰ مشکلات کے بعد آسانیاں پیدا کرے گا﴾۔

اور ایک اور مقام پر یہ ارشاد فرمایا: ﴿اور جن لوگوں نے ہمارے لیے کوشش کی ہم ان کے لیے اپنے راستے کی راہنمائی فرما دیں گے﴾۔

ہم آپ کو یہ بھی بتانا چاہتے ہیں کہ اسلام قبول کرنے والے شخص کے لیے یہ بھی جائز ہے کہ اگر اسے تکلیف پہنچے کا ندشہ اور ڈر ہو جسے وہ برداشت نہیں کر سکتا یا اسے اپنی جان کا خطرہ ہو تو وہ اپنے اسلام کو مخفی بھی رکھ سکتا ہے اور وہ چوری چھپے اسلامی عبادات پر عمل پیرا ہوتا رہے اور لوگوں کے سامنے وہ ان عبادات کو بجالانے سے گریز کرے تاکہ اسے تکالیف کا سامنا نہ کرنا پڑے۔

لیکن حق کی پیروی و اتباع کے راستہ میں اور اپنے آپ کو جہنم کی ابدی آگ سے بچانے کے لیے اس پر ہر چیز آسان ہو جاتی ہے اور مومن انسان ان جیسی مشکلات سے نبرد آزما ہو کر ان پر غلبہ حاصل کرتا ہوا آخرت کے عذاب سے نجات حاصل کر لیتا ہے۔

اور اس جواب کے اختتام میں ہم آپ کی کوشش پر ایک بار پھر آپ کا شکریہ ادا کرتے ہیں کہ آپ نے حق تلاش کرنے کی کوشش کی اور اس میں کامیاب ہوئیں اور آپ کے اقدام اور سوال کرنے کا بھی شکریہ ہم امید کرتے کہ اس جواب کی روشنی میں آپ کا اگلا قدم واضح ہوگا اور اسے جلدی اٹھائیں گی۔

ہم ہر وقت آپ کی مدد اور تعاون کے لیے تیار ہیں اور مستقبل میں جو بھی آپ کو ضرورت ہو ہم اسے پوری کرنے میں خوشی محسوس کریں گے، ہم اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہیں کہ وہ آپ کی راہ حق کی طرف راہنمائی کرے اور آپ کے معاملات میں آپ کی مدد فرمائے اور آسانی فرمائے۔

اور اللہ تعالیٰ ہی سیدھے راہ کی طرف راہنمائی کرنے والا ہے۔

واللہ اعلم۔